إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

(یہ تو ایک نصیحت ہے پس جس کا جی چاہے (اس سے) اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے)

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست — آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

مکتوبات

حضرت مجدّد الفِ ثانی

شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرّہ السّامی

کے

دفتر اول کے مکتوب ۱ سے ۱۷۱ تک مکتوبات کا

اردو ترجمہ

مترجمہ

حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ صاحبؒ

ناشر

ادارۂ مجدّدیہ: ۵/۲، ایچ، ناظم آباد ۳، کراچی

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

(یہ تو ایک نصیحت ہے پس جس کا جی چاہے (اس سے) اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے)

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست — آخر آمد زپسِ پردۂ تقدیر پدید

مکتوبات

حضرت مجدّد الفِ ثانی

شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ السامی کے

دفتر اول کے مکتوب ۱ سے ۱۷۱ تک مکتوبات کا

اردو ترجمہ

مترجمہ

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحبؒ

ناشر

ادارۂ مجدّدیہ: ۵/۲، ایچ، ناظم آباد ۳، کراچی

ماہِ صفر ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۹۸۸ء

مطبوعہ احمد برادرس پرنٹرس۔ ناظم آباد ۲ کراچی

قیمت -/

مکتوب ۵۴
پنجاہ و چہارم

یہ مکتوب بھی سرداری کی پناہ والے شیخ فرید کی طرف صادر فرمایا ——— اس بیان میں کہ بدعتی کی صحبت سے بچنا لازم و ضروری ہے، بدعتی کی صحبت کا ضرر کافر کی صحبت کے ضرر سے بھی بڑھ کر ہے اور بدعتی فرقوں میں سب سے بدترین فرقہ شیعہ شنیعہ ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل جو کجی چشم سے پاک ہیں آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور آپ کی قدر و منزلت بلند کرے اور آپ کے کام میں آسانی عطا فرمائے اور آپ کو شرح صدر مرحمت فرمائے ——— مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ[1] (جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی بجا نہیں لاتا) ——— پس ہم فقیروں پر آپ کے احسانات کا شکر (دو وجہ سے) لازم ہے۔ اول اس لئے کہ ہمارے حضرت خواجہ (پیر و مرشدنا خواجہ باقی باللہ قدس سرہ) کی ظاہری جمعیت کا سبب آپ ہی ہوئے ہیں، ہم نے آپ ہی کے طفیل اس (ظاہری) جمعیت (کی حالت) میں حق سبحانہ و تعالیٰ کی طلب کی اور بہت سے فائدے حاصل کئے ——— دوسرے كُبِّرْتُ بِمَوْتِ الْكُبَرَاءِ[2] (بڑوں کی موت کی وجہ سے میں بڑا سمجھ لیا گیا ہوں) کے مصداق جب نوبت اس طبقہ (حضرت مجدد قدس سرہ) تک پہنچی تو فقراء کے اجتماع کا ذریعہ اور طالبانِ (طریقت) کے انتظام کا باعث بھی آپ ہی ہیں جَزَاكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ (یعنی حق تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے) ؎

گر بر تنِ من زباں شود ہر موئے　　یک شکرِ تو از ہزار نتوانم کرد

(ترجمہ: ہر رُواں تن کا گر زباں ہو جائے　　شکر کیا ہو ادا ہزار سے ایک

آرزو یہی ہے کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ آپ کو آپ کے جد بزرگوار سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل دنیا و آخرت میں نامناسب و ناشائستہ امور سے محفوظ رکھے۔

یہ فقیر آپ کی صحبت باعظمت سے دور پڑا ہوا ہے، معلوم نہیں کہ آپ کی مجلس شریف میں

---

[1] اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کو ترمذی نے ابواب البر والصلۃ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کو روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ) اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

کس قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور خلوت و جلوت میں آپ کا غمخوار کون ہے ؎

خوابم بشد از دیدہ دریں فکر جگر سوز ۔۔۔ کآغوشِ کہ شد منزل و آسائش خوابت

(ترجمہ: تمام شب مجھے اس فکر میں نہ نیند آئی ۔۔۔ کہ کس کی گود میں تو نے گذاری رات اپنی

یقین جانئے کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے بھی زیادہ ہے، اور تمام بدعتی فرقوں میں سب سے برا وہ فرقہ ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحابؓ کے ساتھ بغض رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں ان کو کفار کے نام سے موسوم فرماتا ہے (یعنی) لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (فتح ۴۸ آیت ۲۹) (تاکہ کفار کو ان (اصحاب رسول کریم) کے سبب سے غصہ میں ڈالے) ـــــ قرآن مجید اور شریعت کی تبلیغ اصحابِ (کرام) ہی نے کی ہے، جب ان پر طعن کیا جائے گا تو قرآن و شریعت پر طعن لازم آئے گا۔ قرآن مجید کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا ہے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مطعون ہوں گے تو قرآن مجید بھی مطعون ہوگا، اَعَاذَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَمَّا يَعْتَقِدُ الزَّنَادِقَةُ (اللہ تعالیٰ ہمیں ان زندیقوں کے اعتقادات سے بچائے) ـــــ جو اختلافات اور جھگڑے اصحاب کرام علیہم الرضوان کے درمیان واقع ہوئے تھے وہ نفسانی خواہشوں پر محمول نہیں ہیں (اس لئے کہ) حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت (بابرکت) میں (رہ کر) ان کے نفسوں کا تزکیہ ہو گیا تھا اور (ان کا نفس) امارہ پن سے آزاد ہو چکا تھا، میں اسقدر جانتا ہوں کہ اس معاملہ میں حضرت امیر (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) حق پر تھے اور ان کے مخالف (حضرت امیر معاویہ وغیرہ رضی اللہ عنہم) خطا پر تھے، لیکن یہ خطا، خطائے اجتہادی ہے جو (ان کو) فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی، بلکہ اس قسم کی خطا میں ملامت کی بھی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ایسی خطا کرنے والے کو بھی ثواب کا ایک درجہ حاصل ہے ـــــ اور یزید بد نصیب اصحاب کرامؓ میں سے نہیں ہے، اس کی بدبختی میں کس کو کلام ہے، جو کام اس بدبخت نے کیا (یعنی واقعہ کربلا) کوئی کافر فرنگ بھی نہیں کرتا۔ اہلِ سنت وجماعت کے بعض علماء نے جو اس پر لعنت کرنے کے بارے میں توقف کیا ہے وہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ اس سے راضی ہیں بلکہ اس کے اپنے کئے سے رجوع و پشیمانی اور توبہ کے احتمال کی رعایت کرتے ہوئے کیا ہے۔

آپ کی مجلس شریف میں قطب زمان بندگی مخدوم جہانیاں[1] (قدس سرہ العزیز) کی معتبر کتابوں میں سے

---

[1] حضرت میر سید جلال الدین بخاریؒ جو حضرت شیخ جلال الدین شریف اللہ سرخ بخاری اوچی کے پوتے ہیں، اور سید احمد کبیر بن سید جلال الدین سرخ برادر حقیقی سید صدر الدین کے صاحبزادے ہیں۔ آپ پیدائشی ولی تھے، بچپن ہی سے بزرگی کے آثار آپ کی پیشانی حال سے نمایاں تھے۔ آپ سات سال کے تھے کہ آپ کے والد بزرگوار آپ کو شیخ جمال الدین خنداں روؒ کی خدمت میں لے گئے (باقی بر صفحہ آئندہ)

ہر روز کچھ پڑھا جانا چاہیئے، تاکہ (لوگوں کو) معلوم ہو جائے کہ انھوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحابِ کرام کی کس طرح تعریف کی ہے اور کس ادب کے ساتھ ان کو یاد کیا ہے، تاکہ (صحابہؓ کے) بدخواہ مخالفین شرمندہ و ذلیل ہوں، اس زمانہ میں اس بداندیش گروہ (رافضیوں) کی بہت کثرت ہو گئی ہے اور گرد و نواح میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں اسی لئے اس بارے میں چند کلمات لکھے گئے ہیں تاکہ آپ کی صحبتِ مبارک میں اس قسم کے بداندیش لوگوں کے لئے کوئی گنجائش نہ ہو۔ ثَبَّتَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الطَّرِيْقَةِ الْمَرْضِيَّةِ (اللہ تعالیٰ آپ کو پسندیدہ طریقہ پر (اہل سنت و جماعت کے طریقہ پر) ثابت قدم رکھے)۔

مکتوب ۵۵

پنجاہ و پنجم

محبت کے اظہار میں سیادت پناہ شیخ عبد الوہابؒ بخاری کی طرف صادر ہوا۔

کچھ عرصہ سے فقیر کے دل میں آپ کے ملازموں (یعنی آنجناب) کی محبت پیدا ہو گئی ہے، یہ اس رابطہ و تعلق سے الگ ہے جو کہ پہلے سے ثابت تھا، (اسی بنا پر (یہ فقیر) بے اختیار (آپ کے حق میں) غائبانہ[1] دعا میں مشغول ہے اور چونکہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات والتحیات نے فرمایا ہے مَنْ اَحَبَّ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ (جو شخص اپنے (کسی مسلمان) بھائی سے محبت کرے تو اُسے چاہیئے کہ اس کو بتا دے) (اسی لئے) اپنی محبت کا ظاہر کرنا اولیٰ اور زیادہ مناسب جانا اور اس محبت کے وسیلہ سے جو کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کے ساتھ پیدا ہو گئی ہے بڑی امید حاصل ہو گئی ہے۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ حضرت سید البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ان (حضرات اہل بیتؓ) کی محبت پر استقامت نصیب فرمائے۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) اور ان کی دست بوسی سے مشرف کرایا، شیخ بہت خوش ہوئے اور مخدوم کے حق میں دعا فرمائی کہ تم خاندان اور مشائخ عظام کے خاندان کو روشن کرو گے۔ اور جاننا چاہیئے کہ حضرت مخدوم جہانیاں چودہ خانوادوں میں خلیفہ تھے آپ نے دو مرتبہ ربع مسکوں کی سیر کی اور سینکڑوں فقراء و مشائخ کو دیکھا اور ان سے فیوض و برکات حاصل کیں اور کلاہ و خرقۂ خلافت پایا لیکن آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ سے محبت و اعتقاد تھا آپ کی ولادت ۷۰۷ھ اور وفات ۷۸۵ھ یا ۷۸۸ھ میں ہوئی۔ (خزینۃ الاصفیا بتغیر)

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِذَا دَعَا الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رواہما ابوداؤد۔

[2] اس کو امام احمدؒ نے اور امام بخاریؒ نے الادب المفرد میں اور امام ترمذیؒ نے زہد کے بیان میں اور ابن حبان و حاکم نے روایت کیا ہے (شرح جامع صغیر)

[3] مکتوبات شریفہ میں آپ کے نام صرف دو مکتوبات ہیں دفتر اول مکتوب ۵۵، ۵۶۔ شیخ عبد الوہاب بن یوسف بن عبد الوہاب حسینی بخاری اوچی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی اولاد میں سے تھے۔ دہلی میں پیدا ہوئے علماء و مشائخ سے علم حاصل کیا (باقی بر صفحہ آئندہ)

[1] یہ عجیب بات ہے کہ بہاولپور والے اوچ میں بھی حضرت جلال الدین بخاریؒ کا مزار ہے اور ریاست بڑودہ کے اوچ کے قریب تالاش میں بھی ان کا مزار ہے۔